

سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (۳ بیے)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے
پادری غلام مسیح صاحب
میتھوڈسٹ وارث روڈ۔ لاہور
پادری ڈبلیو۔ جے۔ کلارک صاحب
ایم۔ اے (امپیرس روڈ۔ لاہور) مینیجر

جملہ خطوکتابت و ترسیل زر بنام مینیجر صاحب ہونا چاہیے۔ اور مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج بنام ایڈیٹرز ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۵۲ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۲۵ جنوری ۱۹۲۴ء | نمبر ۴

قطعات و متفرق اشعار

فارسی

رہِ خود گیر اے شیخِ ریاکار — بجز رندی دگر مذہب ندارم
گدائے کوچۂ پیرِ مغانم — ریاکاری چو عبد الرب ندارم
نہ بندم دل بدین و دنیائے کج فہم — کہ چشمِ مہر از عقرب ندارم
پشیمانم نصیر از کردۂ خویش — گلہ از گردشِ کوکب ندارم

مایۂ دین و دل و جان ان تست — دشمنِ دین و دل و جانی ہنوز
عاشقاں را دادۂ درد و الم — نسخۂ غمہائے پنہانی ہنوز
دامنت آلودہ شد از خونِ من — اے ستمگر پاک دامانی ہنوز
دعوئ علم است لا حاصل نصیر — دم مزن طفلِ دبستانی ہنوز

گردید گرچہ گرد زمیں از ازل بسے — پیمانہ کرد شکلِ رخت دیگر آسماں
آر دلبسانِ بندۂ احساں بہ خدمتت — ہر صبح بہر تذرِ تو طاسِ زر آسماں

اُردو

ہوا کب مانعِ دیدار چشمِ پاک کو پردہ — بہنگامِ سفر وہ کس لئے محمل میں رہتے ہیں

سمجھ تحصیلِ حاصل اکتسابِ مالِ دنیا کو — حریصِ کور باطن سعی لا حاصل میں رہتے ہیں
تفحص شرط ہے تا ہو میسر وصل جاناں کا — جو از راہِ طریقت ہیں وہ کب منزل میں رہتے ہیں
بہت کی بیعتِ پیرِ مغاں عہدِ جوانی میں — نصیر اب ہم تلاشِ مرشدِ کامل میں رہتے ہیں

مرا دل ہے بفیضِ عجز روشن صورتِ اخگر — سیاہی چھو نہیں سکتی ہے دامن خاکسار کا

مرے اشکوں کے دریا نے دکھائی خوب سیرابی — ہوا باغ امل خنداں بفیضِ چشمِ نم میرا
بجز تیرے نہیں ہے شافعِ روزِ جزا کوئی — بھروسا ہے تری رحمت پہ اے فخرِ اُمم میرا
نہ چھوڑیگا نہ چھوڑیگا ترے دامانِ طاعت کو — دلِ امیدوارِ لطف و احسان و کرم میرا
نصیر آوارۂ دشتِ بلیاتِ محبت ہوں — کرینگے عشق نیکنام اسبابِ ہم میرا

صراطِ دہر ہے از بسکہ سخت و نا ہموار — پہنچ تو منزلِ مقصود پر از چرخ پر چڑھ کر
نصیر اد کرتال

لارڈ ہیڈلے اور حج

خواجہ کمال الدین صاحب نے مرزائیوں کے سالانہ جلسہ منعقدہ لاہور کے موقع پر کامل چھ گھنٹے جو تقاریر خلاف مسیحیت کی ہیں اُن پر تو ہم بعد میں تبصرہ کریںگے۔ فی الحال جو ایک بات ہمارے سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے دوران تقریر میں



نورافشان

مطبوعہ ۔ ۲۵ جنوری ۱۹۲۴ء

شکریہ اور آگاہی

جن اصحاب نے مئورخہ ۴ جنوری کا نوٹ پڑھ کر جو مینیجر نور افشاں کی طرف سے تھا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ۱۹۲۴ء کے لئے ارسال کر دیا ہے۔ ہم اُن اصحاب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ لیکن اُن کے سوا اُن صاحبان نے بھی ہمارا نوٹ پڑھا ہوگا جنہوں نے اب تک منی آرڈر لکھنے کی تکلیف نہیں اُٹھائی ہم ان اصحاب سے ملتمس ہیں کہ ازراہ کرم نورافشاں کے لئے چندہ روانہ کرنے میں تاخیر نہ فرمائیں۔

قریباً ۳۰ خریداروں کے ذمے ۱۹۲۳ء کا چندہ ہے ہم اُن اصحاب کو بتلانا چاہتے ہیں کہ وہ اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کرکے نورافشاں کی اشاعت میں حصہ دار بنیں۔ نورافشاں مسیحیت کی حمایت وحفاظت میں اُردو زبان میں صرف ایک ہی مسیحی پرچہ ہے جو مسیحیت کے دشمنوں غیرمسیحی اخبارات کے مقابل جو مسیحیت کی مخالفت ومکاوت میں لگ رہے ہیں مسیحیت کی محافظت کر رہا ہے۔ اگر اسکے مسیحی دوست بھی چندے سے اس کی مدد نہ کریں تو نتیجہ خود بخود ظاہر ہو۔ ہمیں یقین ہے کہ خریداران مذکور کے لئے نورافشاں کی یہ آخری کاپی نہ ہوگی۔ وہ سالانہ چندہ بھیجدینا فرض سمجھینگے۔ ورنہ ہمیں اس کاپی کے بعد اُن صاحبان کے نام اخبار بند کرنا پڑیگا ہمیں افسوس ہوگا کہ سرمایہ کی کمی کے باعث ہم مفت اخبار جاری نہیں رکھ سکتے۔ کیا ہمارے دوست نورافشاں کو چھوڑ دینگے؟ مینیجر نورافشاں

استفسارات کے جوابات

بعض دوستوں نے دریافت فرمایا ہے کہ کیا نورافشاں میں ہر ایک مسیحی مشن کا آدمی برائے اندراج نورافشاں مضامین بھیج سکتا ہے؟ جواب میں گذارش ہے کہ ہندوستان کی تمام مسیحی مشنوں کے مسیحی اُردو زبان میں مضامین لکھ کر برائے اندراج نورافشاں مضامین بھیج سکتے ہیں۔ اُن کے مضامین ذیل کے شرائط وقیود کے ماتحت شائع ہوسکتے ہیں۔

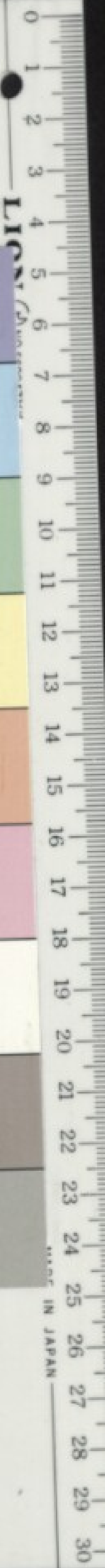
۱۔ کہ وہ مضامین مشنری کام کی ضرورت اور خوبی پر لکھے گئے ہوں۔ ۲۔ کہ وہ مضامین مسیحی جماعت کی نیکی وصداقت کی تعریف میں لکھے گئے ہوں۔ ۳۔ کہ وہ مضامین مسیحی مذہب کی خوبی وصداقت کی تشریح میں ہوں۔ ۴۔ کہ وہ مضامین بائبل شریف کی کسی مشکل کا حل ہوں یا کسی آیت کی سچائی کی تشریح ہوں۔ ۵۔ کہ وہ مضامین یسوع مسیح کی ذات وشخصیت کے فضائل کا بیان ہوں۔ ۶۔ کہ وہ مضامین مسیحیت بطور آسکے مسلمات پر مخالفوں کے شبہات واعتراضات کے جواب ہوں۔ ۷۔ کہ وہ مضامین سائنس وفلسفہ یا علم الاخلاق کے کسی مسئلہ کی تشریح ہوں۔ ۸۔ کہ وہ مضامین کسی غیرمسیحی مذہب کے اعتقاد یا تعلیم کی تشریح ہوں۔ ۹۔ بائبل کی صحت وصداقت کے متعلق ہوں۔ ۱۰۔ مسیحی عقائد کی تفسیر وتشریح ہوں۔ ۱۱۔ متفرقات جن میں دلچسپ خبریں اور واقعات شامل ہیں۔ مضامین کی ان اقسام کے سوا نورافشاں اور کسی قسم کے مضمون کا ذمہ نہیں اُٹھا سکتا۔

بعض اصحاب کبھی کبھی مضمون ارسال کرکے جب یہ دیکھتے ہیں کہ اُن کے مضمون کے شائع ہونے میں دیر ہو رہی ہے تو مایوس ہو کر یا تو مضمون لکھنا بند کر بیٹھتے ہیں یا اپنا مضمون واپس طلب کرنے لگتے ہیں۔ ہم اپنے ان دوستوں کو بتلا دینا چاہتے ہیں کہ ہمارا وطیرہ ہے کہ ہم اچھے مضامین اور جو وقت کی قید رکھتے ہیں پہلے نکالتے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ ہر ایک شخص کو اپنا ہی مضمون پسند ہوتا ہو مگر مدیر کو صرف ہر ایک مضمون نویس کا ہی خیال نہیں کرنا ہوتا بلکہ اپنے کل خریداروں کا اور عام پبلک کا خیال کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اگر مضمون نگار اپنے مضمون کو جلد اوراق نورافشاں میں نہ پائیں تو مایوس نہ ہوں اُن کے مضامین میں جو مضمون قابل اشاعت ہوگا وہ ضرور شائع ہوگا۔

بعض اصحاب اس بات کے بھی شاکی پائے گئے ہیں کہ نورافشاں عام فہم روش چھوڑ کر ادق ہوتا جاتا ہے۔ اُن کے خلاف نورافشاں کے بہتیرے دوست اس بات کے شاکی ہیں کہ نورافشاں اخبار اعلیٰ نیا میں ہنوز اخبار کی شان نہیں رکھتا ہے۔ یہی وہ مشکل ہے جس کا حل خریداران اخبار اور نامہ نگاران اخبار کے اختیار میں ہے۔ اگر اخبار کو پڑھنے والے اُردو زبان کو سمجھنے کی زیادہ کوشش کرتے رہیں اور مضمون نگار اقسام مندرجہ صدر مضامین پر ہمیشہ سوچ سمجھ کر جامع اور مختصر مضامین لکھتے رہیں تو ہر دو قسم کے اصحاب کی تمام شکایات ومشکلات خود بخود رفع ہو جائیں۔ نورافشاں پر اخباری شان بھی آجائے۔ کیا آپ اپنا اپنا کام وفاداری سے کرینگے؟ کاش کہ ہر خدا اسے توفیق حاصل کریں۔

ہمارے پاس خواجہ کمال الدین صاحب نے اپنی تازہ تصنیف "ینابیع المسیحیت" برائے ریویو بھیجی ہے اس کے ساتھ ہی ایک رسالہ "حیات وممات مسیح علیہ السلام" مصنفہ بتائید رب العزت پنڈت پرشوتم داس وشٹ وشاری مامور من اللہ بھی پہنچا ہے جو مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی کی تردید میں لکھا گیا ہے۔ ان ہر دو کتابوں پر آنے والے نمبروں میں کسی وقت انشاءاللہ اپنے خیالات ظاہر کرینگے۔

آخر میں یہ بات بھی ظاہر کیا چاہتے ہیں کہ پیشتر



اور وہ اس قدر جلدی خراب ہو جاتے ہیں کہ میونسپل کمیٹی نے اپنے انجنیروں کو اس کی وجہ معلوم کرنے پر لگایا۔ ایک گہری دریافت اور معائنہ فرش ہائے شہر کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ بلند ایڑی کے زنانہ بوٹوں کی نچلی نوک جو کہ پتلی سی ہوتی ہے۔ چلنے سے چوبی فرش کی سطح میں دھنس جاتی ہے اور ایک چھوٹا سا گڑھا بنا دیتی ہے۔ جس میں پانی کھڑا ہو کر فرش کو خراب کر دیتا ہے"۔

اے فیشن! تو پیرس سے آیا اور ہم نے تجھے بسر و چشم قبول کیا۔ مگر اب تیرے مخترع اور موجد ہی تجھ سے بیزار ہیں۔ بتا اب ہم تجھ سے کیا سلوک کریں؟ تو ہی نیو فیشن تھا اب تیرے ہی لوگ تجھے اولڈ فیشن کہنے لگے ہیں۔ مہربانی سے بتا کہ خاں کو کیا جواب دیں؟

ایک خط کا سفرنامہ

جنگ کے بعد مشرقی یورپ کے ممالک کی حدود اور مقامات کے ناموں میں ایک زبان سے دوسری زبان میں تبادلہ ہو جانے سے کُتبِ جغرافیہ میں گڑبڑی ہونی ضروری تھی۔ مگر ان ممالک کے محکمۂ ڈاک میں جو گڑبڑی اس تبدیلی سے وقوع میں آئی وہ نہایت ہی حیرت افزا ہے۔

چنانچہ ولایت کے ایک اخبار نے لکھا ہے کہ بڈاپسٹ سے ایک شخص نے ایک رجسٹری شدہ مکتوب صوبہ ٹرانسلوینیا کے ایک گاؤں کو جو کہ پہلے صوبہ ہنگری میں تھا اور اب صوبہ رومانیہ میں ہے روانہ کیا۔ لازم تھا کہ اس تبدیلی کے مطابق اس مکتوب پر درج شدہ پتہ رومانی زبان اور اسی ملک کے معروف مقامات کے ناموں کی صورت میں درج ہوتا۔ ورنہ اس کا منزل مقصود پر پہنچنا مشکل تھا۔ نویسندہ نے درج شدہ پتہ کو بالکل واضح سمجھ کر مکتوب ایک نامعلوم مگر ڈاکخانہ والوں کے لئے وہ پتہ واضح نہ تھا اور اُنہوں نے اُسے ہندوستان کو روانہ کر دیا۔

یہ خط ۲۵ جون کو بڈاپسٹ میں تھا۔ ۲۷ کو میلان واقع اٹلی۔ ۲۸ کو جنوا اور ۲۳ جولائی کو بمبئی پہنچا۔ یہاں کے افسران ڈاک کو حیرت ہوئی کیونکہ اُس کے پتہ کے مشابہ کوئی مقام ہندوستان میں اُنہیں معلوم نہ تھا۔ ۲۹ جولائی کو اُنہوں نے اس خط کو اندرون ملک میں لکھنؤ کو بھیج دیا۔ جہاں اُسے کھولا اور واپس واقعہ یورپ کو واپس روانہ کر دیا گیا۔ افسران ڈاک خانہ وائنا نے معلوم کیا۔ کہ بڈاپسٹ (مقام روانگی) صوبہ ہنگری میں واقع ہے۔ تب اُنہوں نے خط نویسندہ کے پاس واپس کر دیا۔ جسے کہ تاریخ روانگی کے عین تین ماہ بعد پھر مل گیا۔

افسوس ہے کہ افسران ڈاک لکھنؤ نے خط مذکور کو امریکہ روانہ کیوں نہ کر دیا۔ ورنہ ساری دُنیا کی سیاحت کا لطف تو اُٹھا لیتا۔ رجسٹری کرانا اس لئے بھی اچھا ہے کہ خط گم نہیں ہو سکتا اور کم از کم نویسندہ کو یہ خبر تو پہنچ سکتا ہے کہ میں منزل مقصود پر نہ پہنچا۔ خاں

آریہ سماج وچھووالی لاہور

اس سماج کا سالانہ جلسہ ۲۰ نومبر سے ۵ ۲ نومبر تک رہا۔ ۲۰ نومبر سے ۲۲ نومبر تک اُنہوں نے دیگر مذاہب کو موقع دیا کہ اگر آریہ سماج کی تعلیم کی نسبت کچھ اعتراض ہو یا کسی کو کچھ دریافت کرنا ہو تو وہ پبلک جلسہ میں اعتراض یا سوال کر سکتے ہیں اور سماج کی طرف سے اُن کا جواب دیا جائیگا مسیحیوں سے بھی اُنہوں نے یہ درخواست کی تھی۔ لیکن جب کسی مسیحی نے اُن کی درخواست پر توجہ نہ کی تو میں نے سماج کے جلسے میں ایک مضمون پڑھنے کا وعدہ کر دیا۔ اور مضمون یہ تھا۔ کہ "گناہ کیا ہے"

۲۲ نومبر کو مجھے اس مضمون کے لئے پندرہ منٹ دیئے گئے۔ اور مجھ پر نکتہ چینی کرنے والے کو بھی اتنا ہی وقت دیا گیا۔ ۲۰ نومبر کو تو میں جلسے میں حاضر نہ ہو سکا۔ لیکن ۲۱ نومبر کو جب میں وہاں پہنچا تو ایک جم غفیر دیکھا۔ اس میدان میں تل رکھنے کو جگہ نہ تھی۔ ساری جگہ کھچا کھچ بھری تھی۔ اہل اسلام کی طرف سے ایک مولوی صاحب نے سوال کیا کہ وید کی تعلیم ناقابلِ عمل تھی۔ اور اس کی ایک مثال سوم رس کے استعمال کے متعلق تھی۔ کہ اس کے پینے کے لئے جو ہدایات ہیں کہ اس کے پینے کے لئے ایک گھوڑے دو گھوڑے۔ آٹھ گھوڑے وغیرہ کی رتھ پر سوار ہو کے جائیں کون ان پر عمل کرتا ہے یا عوام کس طرح ایسی ہدایت پر عمل کر سکتے ہیں۔ پنڈت جی نے جواب دیا کہ یہاں چار گھوڑے۔ آٹھ گھوڑے وغیرہ کی رتھ سے اتنے گھوڑوں کی طاقت کی موٹر کی طرف اشارہ تھا۔ مولوی صاحب نے اس پر یہ جرح کی کہ یہ موٹریں تو اب ایجاد ہوئیں۔ اتنے ہزار سالوں تک اس پر عمل نہ ہوا اور نہ ہو سکتا تھا۔ بعد ازاں مولوی صاحب نے یہ بھی بتایا کہ سوم کے درخت کی پہچان کے جو نشانات بتائے ہیں مثلاً یہ کہ درخت دریا کے کنارے ہوتا ہے۔ اس کے پتے سبز کنگری والے ہوتے ہیں۔ اس کو گھوٹا جاتا۔ اُس میں میٹھا شہد۔ دودھ۔ دہی وغیرہ ملایا جاتا ہے اور اُس میں نشہ ہوتا ہے وغیرہ۔ مولوی صاحب کے یہ خیال بھنگ کے بوٹوں پر صادق ہیں۔ اور آریہ لوگ کیوں اس کو نہیں پیتے۔ پنڈت

جی نے جواب میں کہا کہ یہ بھنگ نہیں کوئی اور بوٹی ہے۔ مولوی صاحب کا پھر یہ اعتراض رہا کہ جب یہ بوٹی بھنگ نہیں اور دوسری بوٹی آریا لوگوں کو معلوم نہیں۔ اس لئے ان کا اعتراض قائم رہا کہ سوم کے پینے کی ہدایت ناقابل عمل ثابت ہوئی اسی اثنا میں بحث میں مجھے واپس آنا پڑا۔ نہ معلوم اس اعتراض کا آخر کار کیا حشر ہوا۔ دوسرے روز ۲۳ نومبر کو بھی وقت سے پیشتر ہی حاضرین کی کثرت اس قدر تھی کہ مجھے صدر تک پہنچنا مشکل ہو گیا۔ بہت مشکل سے صدر کے پاس جگہ ملی اور جلسہ شروع ہوتے ہی مجھے اپنا مضمون پڑھنے کا ارشاد ہوا۔ جو مضمون میں تحریر کر کے لایا تھا۔ اُس میں سراسر انجیل کی تعلیم کا بیان تھا۔ پُرانے عہد نامے کا کوئی حوالہ یا قصہ مذکور نہ تھا اور نہ کسی دیگر مذہب کی تعلیم پر کوئی نکتہ چینی یا اعتراض تھا۔ جب میں اپنا مضمون پڑھ چکا تو گروکل کے تعلیم یافتہ ایک پرچارک میرے مضمون پر نکتہ چینی کرنے کے لئے اُٹھے۔ اُنہوں نے چھوٹتے ہی پیدائش کی کتاب کو پڑھنا شروع کر دیا اور تھوڑے وقت میں خدا کے پاؤں کی آہٹ وغیرہ پر نکتہ چینی شروع کر دی جس پر میں نے صدر صاحب سے درخواست کی اور محمدی صاحبان نے بھی کہا کہ اِس سے مضمون کا کچھ تعلق نہ تھا۔ انجیل سے اعتراض پیش ہو۔ کیونکہ سارا مضمون انجیل سے پیش کیا تھا۔ جو مسیحیوں کی خاص کتاب ہے۔ اس پر پرچارک صاحب نے کہا کہ وہ تو انجیل ہی پڑھ رہے تھے کیا پیدائش کی کتاب انجیل میں داخل نہ تھی؟ اس پر لوگوں نے کچھ ہنسی کی اور شور مچایا۔ پرچارک صاحب نے کہا کہ یہ بیان مسیحیوں کے عقائد ناموں میں تھا۔ جس پر میں نے سوال کیا کہ کون سے عقائد نامے میں ہے

اُنہوں نے کہا کہ اتھاناسیس کے عقائد نامے میں۔ اس پر میں نے اُن سے درخواست کی کہ اُس عقیدے میں سے وہ جگہ جہاں پیدائش کی کتاب کا ذکر ہے پڑھ کر سنا دیں۔ اور صدر صاحب کو یہ بھی کہا کہ اتھاناسیس کا عقیدہ بھی انجیل نہیں کہلاتا۔ پرچارک صاحب نے وعدہ کیا کہ وہ اتھاناسیس کا عقیدہ پیچھے پڑھ کر سنائینگے۔ لیکن آج تک اُنہوں نے یہ حوالہ پیش نہیں کیا۔

بعد ازاں احمدی صاحبان کو یہ موقع دیا گیا کہ وہ نیوگ کے مسئلے پر جو اعتراض کرنا چاہتے ہیں کریں۔ اس مباحثہ کے لئے دو گھنٹے مقرر ہوئے۔ احمدی صاحبان کی طرف سے حافظ روشن علی صاحب کھڑے ہوئے۔ اور نیوگ کے مسئلے پر اعتراض کئے۔ چونکہ یہ مسئلہ اس قسم کا تھا جس کا ہمارے خیال میں اجلاس عام میں ذکر کرنا کچھ نامناسب سا تھا۔ اس لئے اُن اعتراضات اور جوابات کو اخبار میں دینا مناسب نہیں سمجھا۔ لیکن اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آریہ سماج کی طرف سے رامچندر جی صاحب دہلوی نے اس مسئلہ کا اچھا بیان کیا اور الزامی جوابات کے ذریعہ اُس کی ضرورت کو ثابت کرنے کی کوشش کی اور یہ دکھایا کہ نیوگ حکم یا عام فرض نہیں۔ بلکہ مصیبت کے وقت کے لئے ایک علاج ہے۔ اجازت کے طور پر ہو نہ حکم کے طور پر۔ جیسے اہل اسلام کو کسی حرام شے کے کھانے کی اجازت ہو جب وہ بھوک سے تنگ ہو۔ حافظ صاحب نے اس مسئلے کے متعلق ستیارتھ پرکاش میں سے ایسے حوالے دیئے جن سے وہ یہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ یہ مصیبت کے وقت اجازت کے طور پر نہیں۔ بلکہ بلا مصیبت و اشد ضرورت کے بھی اس کا حکم ہے۔ اسی ردوکد میں شور وغل اس قدر برپا ہو گیا کہ سائل و مجیب

کی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ صدر صاحب نے ہزار کوشش کی کہ شور نہ ہو۔ لیکن نہ ہوا۔ اور اجلاس ختم ہو گیا اور وقت بھی پورا ہو گیا۔

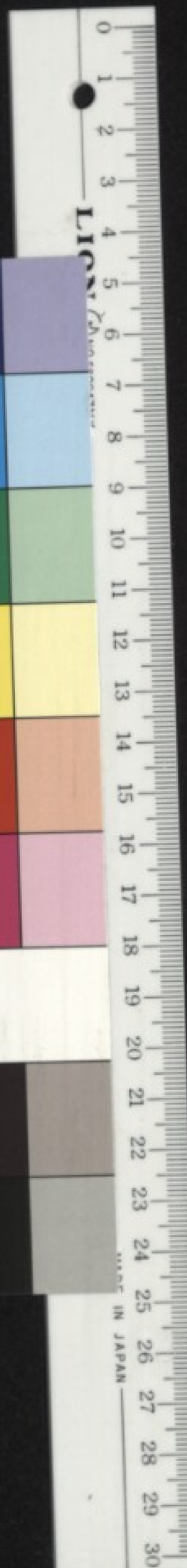
میں یہ کہنے کا مجاز تو نہیں کہ ان مباحثوں میں کس کا پلہ بھاری رہا۔ لیکن یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آریہ سماج صاحبان کی فراخ حوصلگی کا یہ ثبوت تھا کہ وہ اپنے عام جلسوں میں غیر مذاہب کو ایسے اعتراضات اور بحث کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ میری ناقص رائے میں ایسے موقعوں پر اگر دیگر مذاہب کی نکتہ چینی کے بجائے اپنے اپنے مذاہب کی خوبیاں اور ضرورت ظاہر کی جائے تو بہت فائدہ ہوگا اور ایسے تبادلہ خیالات کے ذریعے باہمی اتحاد کو مدد ملیگی۔ ورنہ ایسے اعتراضات اور بحث مباحثے کے وقت تعصب کی رُوح زیادہ مشتعل ہوتی اور ایک دوسرے کی طرف سے نفرت کو ترقی ہوتی ہے۔

جے۔ علی بخش۔

اے یارو کہو کیا بس یہی شانِ صداقت ہے
مولوی ثناء اللہ صاحب توجہ کریں

جملہ علمائے اہلِ اسلام عموماً و مولوی ثناء اللہ صاحب خصوصاً متوجہ ہوں کہ پبلک ایک امر شرعیہ میں فتویٰ کی منتظر و مستفسر ہے امید ہے کہ مولوی صاحب ممدوح اپنے اخبار "اہلحدیث" میں مطبوعہ فتویٰ لکھ کر پبلک پر احسان کرینگے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا اور اس کی تصدیق میں نشانات سماوی و شہادات الٰہی پیش کرنے کی کوشش کی جن کا سب کو علم ہے آپ کے خلیفہ موجودہ میاں محمود احمد صاحب بھی



ایمان رکھتے ہیں کہ قیامت تک احمدیوں میں سے نبی ہوتے رہینگے اور کہ خلیفہ صاحب موصوف بھی آئے دن اپنے سلسلہ کی صداقت پر شہادتوں کی فہرست شائع ہی میں لگے رہتے ہیں۔ تازہ واقعہ یہ ہے کہ قادیانی جماعت نے برلن واقع جرمنی میں ایک مسجد کی تعمیر کا ارادہ کیا اور اس نیت کے ماتحت تمام احمدیوں سے جن کا ان کے سلسلہ سے تعلق ہے عام تحریک کر کے ہزارہا روپیہ چندہ وصول کیا اور بارہا اعلان کیا کہ احمدیہ مسجد برلن کے لئے اس قدر کامیابی احمدیت کی صداقت کا ثبوت ہے۔ چنانچہ برلن میں ایک قطعہ اراضی اس مقصد کے لئے خرید لیا اور سمجھے کہ دعویٰ مشتہرہ کی صداقت کامل ہو گئی۔

مگر گزشتہ سالانہ جلسہ میں جو حال ہی میں قادیان میں منعقد ہوا۔ خلیفہ موصوف الصدر نے بیان کیا کہ تحریک مسجد برلن نے لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا۔ یہ اللہ کا فضل ہے اور مسیح موعود کی صداقت کا نشان ہے ۔ ۔ ۔ مگر اس کے متعلق آپ صاحبان کو معلوم ہو کہ مسجد برلن میں ایک روک پیدا ہو گئی ہے۔ اور وہ یہ کہ جو زمین خریدی گئی تھی وہ امرا کے محلہ میں ہے۔ اس لئے گورنمنٹ نے مطالبہ کیا کہ پانچ منزلی عمارت بنائی جائے اور اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ ہم ۶ لاکھ روپیہ خرچ کریں تو عمارت مکمل ہو۔ جرمن گورنمنٹ نے اس میں بھرتی ڈلوا دی ہو۔ مگر اس قدر روپیہ ہم اس وقت خرچ نہیں کر سکتے۔ اس موقع پر مسجد نہ بننے کی مجھے اب یہ مصلحت معلوم ہوئی ہے کہ مسلمان تو بیشتر غربا ہونگے اور مسجد ہوگی امرا کے محلہ میں اب وہ زمین ایک لاکھ روپیہ تک بک جائیگی۔ میں نے ہدایت کر دی ہے کہ اس کو بیچ کر غربا کے محلہ میں عمارت بنائی جائے (الفضل $\frac{۱}{۲۲}$ ۱۱ء)

مہربانی سے مولوی صاحبان فتویٰ دیں کہ

(۱) آیا مسجد کی نیت کر کے اس کی خاطر ایک قطعہ اراضی کو خرید لینا اور پھر اسے فروخت کر دینا نصوص شرعیہ کے مطابق جائز ہے یا ناجائز؟

اس امر کا فیصلہ کرنے سے پیشتر یہ جان لینا ضروری ہو کہ بموجب الفضل $\frac{۱}{۲۲}$ ۱۲ الٰہی ارادوں کے ماتحت ۵ اگست کو تیسرے پہر جرمن لوگوں کے ایک شاندار مجمع کے سامنے عالیشان جلسہ میں مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اور مرکز عالم لنڈن کے بعد مرکز یورپ برلن میں جھنڈا احمدی نصب کر دیا گیا۔

قادیانی احمدی صاحبان ذرا غور تو کریں کہ جو بنیادی پتھر الٰہی ارادوں کے ماتحت نصب کر دیا گیا اب کس غیر الٰہی ارادہ سے اکھیڑا جا رہا ہے۔ کیا جانے اب وہاں شراب خانہ تیار ہو یا قمار خانہ۔ اگر اسی اُدھیڑبن کا نام "نشان صداقت" ہے تو مہربانی سے سوچ کر بتاؤ کہ کیا یہی نشان صداقت ہے جس پر اپنے پھولے بیٹھے پھرتے ہو۔

سچ ہے جو پودا خدا نے نہیں لگایا وہ قائم نہیں رہ سکتا۔ ہاں اگر غیرت اسلامی سے کام لیتے۔ تو مرزا صاحب کی جائداد کا ایک قلیل سا حصہ اس قطعہ اراضی پر خرچ کر دیتے اور مسجد کے نام پر مخصوص شدہ جگہ کسی اور مصرف کے لئے فروخت نہ کر دی جاتی۔ مرزا صاحب نے تو کہا تھا کہ یہ خدا کی گواہی میرے حق میں ہے کہ میں جہاں مشکل سے چند روپیہ کی رقم نکال سکتا تھا اب میری آمدنی لاکھوں تک پہنچ گئی ہے۔ اب وقت ہے کہ وہ اس خزانہ بے بہا سے ۶ لاکھ روپیہ خرچ کر کے مخصوص جگہ پر ہی مسجد بنا دی جائے۔ تاکہ آپ کے اسلام کی شان باقی رہ جائے۔ ورنہ لوگ کہینگے کہ

ارے یار و کہو کیا بس یہی نشان صداقت ہو

نحان

مسلم خواتین کی قرآن و اسلام سے بیزاری

قرآن کے سراسر خلاف

پیغام صلح لاہور۔ ایک عرصہ دراز سے مسیحیت کے متعلق خاموش تھا۔ مگر اب تھوڑے ہی عرصہ سے وہ اس مہر سکوت کو توڑ بیٹھنے اور مسیحیت کے خلاف زبان درازیاں کرنے لگ گیا ہے۔ اگر وہ یہ چاہتا ہو کہ اس سے ہم سمجھنے لگینگے کہ اب کوئی مرتد ملکانہ ایسا نہیں رہا جو اسلام کے احمدیہ فرقہ میں نہ آچکا ہو تو خیر۔ ورنہ ہم اس کی اس عنایت کے لئے شکر گذار ہیں۔ بہرحال مقابل تعدد ازدواج کا علمبردار ہو کر نکلا اور مسیحی دنیا کو اس کمزور ہتھیار سے فتح کرنے کی خواہش رکھتا ہو۔ چنانچہ اس نے اپنی اشاعت ۵ جنوری میں لکھا ہے کہ

"چرچ مشنری ریویو میں ایک پادری صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے کہ نائجیریا کے کافر اور مسلمان حلقوں میں تعدد ازدواج کا بکثرت رواج ہے ایک شخص کی بیویوں کی تعداد اس کی جیب یا حیثیت پر منحصر ہے۔ اور ہر نوجوان اس دن کی انتظار میں رہتا ہے کہ جب اس کے ہاں ایک سے زیادہ بیویاں ہو جائیں۔ پھر پادری صاحب کہتے ہیں کہ افریقہ کے دیسی عیسائی بھی تعدد ازدواج سے بچے ہوئے نہیں ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ اگر تعدد ازدواج کا اصول غلط ہوتا تو خدا نے ہمیں اس سے منع کیا ہوتا۔ جب ان لوگوں کو اس کے خلاف بتایا جاتا ہے کہ مسیح نے تو غلامی کے متعلق بھی کوئی ریمارک نہیں کیا تو انہیں خاموشی اختیار کرنی پڑتی ہے۔"

کہ اسلام سے ۔حرف ایک عرض پیغام صلح ہماری
بھی سن لے کہ جب کبھی تعدد ازدواج کی خوبیاں لکھنے لگے ۔عنوان پر یہ ضرور لکھدیا کریں کہ ۔

"افسوس کہ تمام ہند کی مسلم خواتین نے اپنی مسلمہ کتاب قرآن مجید کے سراسر خلاف فیصلہ کرکے تعدد ازدواج کو غیر مفید قرار دیا"

ہم آخر میں آپ کو چیلنج کرتے ہیں کہ یورپ کے کسی ایک ملک کی تعلیم یافتہ مسیحی خواتین کا پاس شدہ رزولیوشن ایسا دکھادو کہ اُنہوں نے اپنی مسلمہ کتاب انجیل کے خلاف سراسر فیصلہ کرکے تعدد ازدواج کو مفید اور جائز قرار دیا ہو"

اگر اس جواب سے آپکی تسلی ہوگئی اور کوئی وجہ نہیں کہ نہ ہو تو ہم سوال کے دوسرے حصہ کا جواب بھی دینے کو تیار ہیں۔

مسلمانوں ذرا انصاف سے کہیو خدا لگتی کہ خان نے کیسا دنداں شکن جواب دیا ہے

نامہ نگار نوافغان ۔

خبریں

ہفتہ زیر نظر کی لاہوری خبروں میں سخت دلشکن خبر پادری اینڈر و ٹھاکر داس صاحب کے لخت جگر کے انتقال کرنے کی ہے پادری صاحب امریکہ تشریف لے گئے اُن کی غیر حاضری میں آپ کا بچہ انتقال کر گیا ۔عزیز و اقارب نے مقدور بھر علاج و معالجہ کیا ۔پر افسوس بچہ نہ بچ سکا ۔اس سے جو صدمہ والدین کو پہنچا ہو واقعی عظیم صدمہ ہے ۔خدا سے دعا ہو کہ وہ والدین کو صبر و تسلی عطا فرمائے

پیشتر خبر دی جا چکی ہے کہ پنجابی مسیحیوں کی طرف سے گورنمنٹ پنجاب نے ای ایل راس صاحب کو کونسل کا ممبر قرار دیا ہے تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے مسیحیان ہند کی طرف سے ڈاکٹر ایس کے دتا کو اسمبلی کا ممبر نامزد کیا ہے ۔ہم ہر دو صاحبان کو مبارکباد کہتے ہیں ۔

اس ہفتہ کی ہندی خبروں میں سی ۔پی کونسل کے ممبروں اور سی ۔پی کونسل میں زبردست اختلاف رائے کے اظہار کی خبر ہے ۔اس کونسل میں ۱۲ نشستیں سوراجیہ والوں کی ہیں جنہوں نے برسر اقتدار ہوتے ہی گورنمنٹ سے مخالفت شروع کر دیا ہے ۔وہ چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ اُن کے مطالبے تسلیم کرے ۔مگر گورنمنٹ ابتک اپنی رائے پر جمی ہے ۔ہنوز معلوم نہیں کہ ایسے مخالفت سے کیا نتیجہ نکلیگا ۔بہر حال اہل وطن اب موزوں جگہ میں ہیں ۔جو کچھ وہ چاہتے ہیں گورنمنٹ کے گوش گذار کریں ۔گورنمنٹ خود کوئی بہتر تجویز پر عمل پیرا ہو جائیگی۔

پنجاب میں اب تک اکالی تحریک کے رویہ میں بہت کمزوری نمایاں نہیں ہوئی ۔سجائی پھیرو پر اُن کے جتھے اب تک حملہ آور ہیں ۔گرفتار ہوتے جارہے ہیں ۔عدم مزاحمت کے اصول کے پابند ہیں ۔سزائیں پا رہے ہیں ۔جرمانے بھر رہے ہیں ۔اپنی دھن کے پکے ہیں ۔جہاں مورچہ قائم کیا ہے وہاں جانے سے نہیں ٹلتے ۔گردواروں پر قبضہ کرنے کے ارادوں میں ڈھیلے نہیں ہوتے ۔دم خم کی عجیب مثال بن رہے ہیں ۔

زلزلہ سے وکیلوں کی وکالت کا بازار سرد پڑگیا یہ بات اکثر لوگوں کو شائد حیرت انگیز معلوم ہوگی مگر یہ بالکل امر واقع ہے زلزلہ نے جاپان کے دارالسلطنت شہر ٹوکیو کے دو ہزار سے زیادہ بیرسٹروں کو فاقہ کش کر دیا ۔لاکھوں آدمیوں کے مرجانے سے ان بیرسٹروں کا کام اتنا گھٹ گیا کہ وہ بھوکے مرنے لگے ۔بہت سے بیرسٹروں نے اب پولیس کے معمولی سپاہیوں میں بھرتی ہونے کی درخواست دی ہے۔

قدیم زمانہ میں سلطان ترکی نے خدیو مصر کو جو فرمان عطا کیا تھا ۔اس میں ایک شرط یہ بھی لکھی تھی کہ مصری فوج کی تعداد ۱۸۰۰۰ سے زیادہ نہ رکھی جائے ۔گورنمنٹ مصر اب آزاد ہو کر ملک میں طرح طرح کی اصلاح کر رہی ہے منجملہ جدید اصلاحوں کے ایک اصلاح یہ بھی ہے کہ گورنمنٹ مصر نے مصری فوج کی تعداد میں اب زیادتی کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے ۔مصر میں تمام فوج کی تقسیم ملک میں از سر نو اس طرح ہوگی کہ تمام اہم مرکزوں پر فوج بڑی تعداد دوام کے لئے تعینات رہا کریگی۔

پچھلے سال بیکاری کی رپورٹ پر ریویو کرتے ہوئے گورنمنٹ پنجاب وزیر زراعت نے یہ رائے لکھی ہے کہ سب سے زیادہ حیرت انگیز حالت اس سال یہ رہی کہ سال پیوستہ کے ۵۸ لاکھ ۹۸ ہزار روپے کی آمدنی کے مقابلہ میں پچھلے سال کی آمدنی ۴۶ لاکھ ۳۵ ہزار روپے ہوئی ۔یہ ۱۲ لاکھ روپے کی کمی غالباً اس وجہ سے ہوئی کہ مصلح لوگوں نے اپنے نادان اہل وطن کو شراب اور منشیات کے استعمال سے بزور نصیحت بہت کچھ روکا۔

۱۵ ماہ حال کو لنڈن میں پارلیمنٹ کا افتتاح ہوا شاہی تقریر پڑھ کر سنائی گئی ۔شاہی تقریر کے جواب کی بابت بحث و مشورہ ہوا ۔بالآخر مسٹر ریمزے میکڈانلڈ نے شاہی تقریر کے جواب میں ترمیم پیش کی کہ ۔

ہمارا یہ فرض ہے کہ با ادب تمام حضور ملکمعظم سے التماس کریں کہ آپ کے موجودہ مشیروں پر پارلیمنٹ کو اعتماد نہیں ہے۔

یقین کیا جاتا ہے کہ اس ترمیم پر موجودہ برٹش گورنمنٹ کو شکست ہوجائیگی اور جدید برٹش گورنمنٹ مسٹر

ریمزے میکڈانلڈ کی وزارت عظمیٰ میں بنجائینگے۔

ہندوستان میں گورنمنٹ آف انڈیا عنقریب ایک وائرلیس سٹیشن (بے تار کی برقی خبر رسانی) بنانے کے لئے درخواستیں طلب کرنے والی ہو یہ سٹیشن آیا تو آگرہ میں یا ناسک میں بنایا جائیگا۔ ایک طرف تو اس سے لندن سے اور دوسری طرف آسٹریلیا جنوبی افریقہ اور چین جاپان تک سے خبریں لی اور دی جایا کرینگی۔ یہ اسٹیشن دو برس کے عرصہ میں بنکر مکمل ہوگا۔

یو۔پی لیجسلیٹو کونسل کے چھ سوراجی ممبر کونسل کے اگلے اجلاس میں جو ۲۸ اور ۲۹ ماہ حال لکھنؤ میں منعقد ہوگا۔ یو۔پی کے وزیروں پر عدم اعتماد کا رزولیوشن پیش کرینگے۔

قلعہ لاہور کو فوج نے خالی کر کے سول حکام کے سپرد کر دیا۔ قلعہ میں پولیس کا ایک تھانہ دار چار ہیڈ کانسٹبل اور پچاس سپاہی پولیس رہا کرینگے۔ قلعہ پھلور سے فنگر پرنٹ (دفتر شناخت نشان انگشت) کا دفتر قلعہ لاہور میں چلا جائیگا۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس سینٹرل رینج کا دفتر بھی قلعہ میں منتقل ہو جائیگا۔

شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے ممبروں اور اکالی لیڈروں کی تازہ گرفتاری سے اکالیوں میں جوش بڑھ گیا ہے۔ بڑی کثرت سے اکالی امرتسر پہنچ رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ پربندھک کمیٹی کا جلسہ اگر پھر ہوگا تو پولیس سب ممبروں کو پھر گرفتار کریگی۔ سکھوں نے یہ اعتراض لکھ بھیجا ہے کہ پولیس اور حکام نے اکال تخت کے زینہ تک آکر اکال تخت کی بے حرمتی کی۔

انگریزی جنگی جہازوں کا بیڑہ ۲۰ ماہ حال کو سیلون کے بندرگاہ ٹرنکومالی میں وارد ہوگا

لیجسلیٹو اسمبلی نے ۱۲ ہزار روپے کا خرچ جنگی بیڑہ کے افسروں اور سپاہیوں وغیرہ کی دعوت کے لئے منظور کیا۔

بنگالہ کے ۲۰ سرکردہ ہندو لیڈروں نے جس میں سر سریندرا ناتھ بنرجی کا نام سب سے اوپر ہے۔ ایک اعلان شائع کر کے بنگالہ ہندو مسلم میثاق کو بہت برا بتلایا۔

بنگلور میونسپل آفس کے برہمن محافظ دفتر سررشتہ دار کو پولیس نے خزانہ کے دو چوکیداروں اور ۵ ہزار روپے چرانے کے جرم میں گرفتار کر لیا اس برہمن کے پاس سے کچھ مسروقہ روپیہ بھی نکل آیا ہے

مسٹر گاندھی کی صحت اور رہائی کے ۱۸ ماہ حال کو مسلمانوں اور ہندوؤں نے ہر جگہ دعا مانگی

ایم وینی زیلوس نے یونان کے وزیر اعظم کا عہدہ قبول کر لیا۔

اگر مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم ہوگئے تو اُن کی پہلی تجویز یہ ہوگی کہ ہاؤس آف کامنز کے ممبروں کی تنخواہ ۴۰۰ سے بڑھا کر ۶۰۰ پونڈ سالانہ کر دی جائے۔

ایم ریفاٹیل جرمن ایک کارخانہ صنعت و حرفت کے دولتمند مالک نے برسلز میں ایک بین الاقوامی یونیورسٹی قائم کرنے کے لئے چالیس لاکھ روپے عطا کئے۔

بویریا (جرمنی) میں اپنی الگ گورنمنٹ قائم کرنے والا پریزیڈنٹ ہر ہیٹلر مع اپنے تین ہمخیال لیڈروں کے ایک ہوٹل میں کھانا کھاتا ہوا قتل کر ڈالا گیا۔

ایم ٹروٹسکی روسی وزیر نے دو ماہ کی رخصت لینے کی درخواست دی ہے وہ بیمار ہے اپنا علاج کرانا چاہتا ہے۔ مگر ماسکو سے خبر آئی ہے کہ روس کے وزیروں میں آپس ہی جھگڑا پڑ گیا ہے۔

زولو وٹرا سے خبر آئی ہے کہ شاہ اور ملکہ یونان کی موٹر ٹوٹ گئی۔ شاہ تو بچ گئے مگر ملکہ یونان کے سخت ضرب آئی۔ موٹر گرانے میں پولیٹیکل سازش کا شبہ کیا جاتا ہے۔

امریکن پادری مسٹر ہاف جس کو زخمی کر کے چینی لٹیرے قید کر کے لے گئے تھے۔ فوت ہو گیا +

لنڈن ۲۲۔ جنوری۔ مسٹر بالڈون وزارت انگلینڈ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۲۲۔ جنوری۔ مسٹر بالڈون کے مستعفی ہونے پر لیبر لیڈر مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کو وزارت پیش کی گئی۔ جسے آپ نے منظور کر لیا۔

ٹوکیو (جاپان) میں جو دوسرا زلزلہ آیا۔ اُس سے ٹوکیو اور کوریا کے درمیان ریلوے سلسلہ درہم برہم ہو گیا۔ زلزلہ کے نتیجہ کے طور پر یوکوہاما میں ۷۶ اشخاص ہلاک اور ۲۰۰ مجروح اور ٹوکیو میں چار ہلاک اور ۴۰ مجروح ہوئے۔ یوکوہاما میں ۷۰۰ مکانات مسمار ہو گئے ہیں۔ نواحات میں آگ لگ رہی ہے۔

(ایک ٹرین دریا میں گر پڑی)

ایک ٹرین دریا کے بنیاگاوا میں گر پڑی اور ۷ موٹریں الٹ گئیں۔ بادشاہ ملکہ اور شہزادے محفوظ ہیں۔ یہ زلزلہ ویسا ہی تھا جیسا کہ گذشتہ ستمبر میں آیا تھا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ ٹوکیو یوکوہاما اور بیرونی اضلاع میں۔ وہ جانوں کا نقصان ہوا ہے کوئی غیر ملکی شخص ہلاک نہیں ہوا۔

بقیہ مضمون صفحہ ۲

کامل وفاداری کرتے ہوئے اہلحدیث کی ان جگرخراش نوحہ وزاریوں کو بھی لا ردحدود ح تک پہنچا دینگے۔ تاکہ ان کو اسلامی اخوت سمجھنے میں مغالطہ لگے اور نہ وہ کسی کو مغالطہ دیں۔ ورنہ خواجہ صاحب ڈبل قصور کے منسوب ہونگے ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔

کیا پیغام صلح جرأت کریگا کہ اس بیان کو درج کر کے ان بیچاروں پر اصل حالات اخوت اسلامی کا انکشاف کرے۔ چونکہ خواجہ کمال الدین صاحب کے اس یک طرفہ بیان سے مغالطہ لگنا ضروری ہے۔ مگر ہم پیشگوئی کرتے ہیں کہ ہم نے مرزائی پارٹیوں میں چھڑ گئی کے عنوان سے نورافشاں میں بارہا لکھکر دیکھا اور آزما لیا ہے کہ ایسی باتوں کو احمدی اور اُن کے آرگن پی جاتے ہیں اور ڈکار نہیں لیتے جواب کیا دیں یہ حوالے یہ ثبوت یہ درد اسی مسلمان کا چشمدید نظارہ بھلا ان مرزائیوں سے کب جھٹلایا جاسکتا ہے جنہوں نے حج کرنا ہی نہ ہو۔ اور اگر احمدی نے کبھی لیا تو دنیا کو فرضی تصویر کا ایک ہی رُخ دکھانے میں کمال کر دیا۔ مگر مصداق پکڑے جاتے ہیں تاڑنے والے ہم نے فوراً تصویر کا دوسرا رُخ پبلک کے سامنے رکھ کر اس مغالطہ دہی کا ازالہ کر دیا۔ مغرب میں جانے والے احمدی مبلغین کو معلوم رکھنا چاہیئے کہ دنیا دوربین نظروں سے خالی نہیں ہو لہذا انہیں ایسی یک رُخی تصاویر پیش نہ کرنی چاہئیں۔

خواجہ صاحب زمانہ نازک ہے
دونوں ہاتھوں سے تھامئے دستار

خان

ضلع بنوں کے مشہور سرحدی ڈاکو گلاب کو پولیس نے گھات میں بیٹھ کر لکی کے پاس گرفتار کر لیا۔ کئی سال سے گلاب نے ڈاکہ اور قتل سے اس علاقہ کو حیران کر رکھا تھا۔

دیہات کا بڑا دن

واقعہ پرانا ہے مگر بیان نیا کوئی دو سال گذرے ہیں کہ میں نے نورافشاں میں ڈیڑھ کالم کا ایک مضمون الہ آباد کے ایک مسیحی میلے کے بیان میں لکھا تھا۔ الہ آباد ایک صوبہ کا دارالخلافہ ڈیڑھ دو لاکھ کی آبادی گنگا جمن کے سنگم پر واقع۔ ہند کی قدیم تہذیب کا مرکز اور متعدد متمول مسیحیوں کا مسکن ہے وہاں کی چھوٹی سی سوشل دیہات چھوڑ عام شہروں کا میلہ ہے۔ مگر خدا لگتی کہیں تو جو لطف پیرو چک کے کرسمس میلہ میں اُٹھایا پراگ میں بھی نہ پایا۔ یہاں نہ شہریت نہ مغربیت۔

پیرو چک سیالکوٹ سے جنوب کی جانب آٹھ میل پر واقع ہے۔ کہنے کو گاؤں مگر آبادی و عمارات کے لحاظ سے اچھا خاصہ قصبہ ہو۔ پندرہ بیس مسیحی خاندان ہیں جن میں دو پنشن کا مستقل مناد کام کرتا ہے۔

گاؤں کے باہر ایک چھوٹا سا میدان ہے جس میں ایک پرانا شاندار برگد کا درخت ایستادہ ہو۔ برگد کے قریب ہی بانس اور رسیوں کا ایک احاطہ بنا ہوا تھا جو لال پیلے کاغذی پرچم سے آراستہ تھا۔ احاطہ کے ایک طرف چوبی دروازہ تھا اور اُس کے دونوں طرف شلث نما سرخ و سبز جھنڈے لہرا رہے تھے۔ بیٹھنے کو عورتوں کے لئے چٹائیاں اور مردوں کے لئے سوکھی گھاس بچھی تھی۔

اس احاطہ کے پاس ہی چولہے پر ایک دیگ چڑھ رہی تھی۔ کہتے ہیں کہ بڑے دن کی خوشی منانے کے لئے گاؤں والوں نے ایک سو روپیہ جمع کئے تھے۔ گاؤں کا شیخ ڈھول کی آواز سے دور و نزدیک والوں کو بلا رہا تھا۔ گیارہ بجنے پر لوگ آنا شروع ہوئے۔ آس پاس کے گاؤں سے مسیحی ٹولیاں بنا بنا کر گاتے آتے تھے اور پیرو چک کے ہندو مسلمان تماشا دیکھنے آ جمع ہوئے تھے۔ ٹھیک ایک بجے جلسہ شروع ہوا۔

اب چار پانسو کا ہجوم تھا۔ بناوٹ و تکلف سے آزاد اجنبی تہذیب سے ناواقف۔ مذہبی اختلافات کے پیش پشت کے سب لوگ میلے کی روح لئے ہوئے تھے۔ عورتوں کے لباس بھڑکیلے دھیرے شرمیلے۔ مردوں کے تن پوش سادہ و صاف کھدر۔ خوشی کی بیصد او جوش کا وہ عالم کہ سایا سوٹ والوں کو خواب میں بھی نصیب نہ ہو پنجابی زبور۔ دیسی راگ اور دیسی ساز غرضیکہ سرتاپا اصل ہندی تمدن اور اسی مسیحی جلا۔

چند بلائے ہوئے اصحاب نے تقریریں کیں بچوں کو انعامات دیئے گئے۔ بڑے بوڑھوں میں مٹھائی تقسیم ہوئی اور تین بجے جلسہ برخاست ہوا سب کو رات کے کھانے کی دعوت دی گئی اور دنگل۔ دوڑ۔ رسہ کشی و دیگر کھیلوں کی تیاریاں ہونے لگیں ہم شہر والے اپنی بے جوڑ سواریوں اور کچی سڑک کی دشواریوں کا خیال کر کے بے چین ہونے لگے۔ اُدھر سورج اپنا سفر تمام کر رہا تھا اور ادھر ہمیں اپنا سفر آ رہا تھا۔ لوگ بیکری میں خوشی کی منزلیں طے کرتے تھے اور ہمارے گھر کی فکر بار دل ہو رہی تھی۔ ابھی چار نہیں بجے تھے کہ باوجود لوگوں کے اصرار کے ہم بائیسکلیں چلا شہر کو روانہ ہوئے۔

جلال الدین۔ علیگڈھ مسلم یونیورسٹی۔

گمشدہ کی تلاش

بندہ کا ایک عزیز جو کچھ عرصہ سے لاپتہ ہے ستمبر ۱۹۲۱ء میں کراچی میں کام کرتا تھا۔ بعد ازاں نہ معلوم کہ وہ کونسی جگہ پر ہے۔ عرصہ دو سال کا ہو چکا آج تک اُسکی کوئی خبر نہیں ملی۔

اُس عزیز کا اسم مبارک جوزف ولد شہام الدین پیدائشی وطن ضلع جہلم ہے۔ کام کارپینٹری کا کرتا ہو برائے مہربانی اگر کسی صاحب کو اُن کا پتہ ہو تو



بندہ کو لکھ کر ممنون احسان فرما دے۔ بندہ اُس کا نہایت ممنون احسان ہوگا۔ از جے ایف ڈین کمپونڈر ولد پادری [illegible] فرمان دین انڈین جنرل ہسپتال تیرہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں

سہارنپور کنونشن

امسال کنونشن سہارنپور من ابتداء ۹ [illegible] لغایت ۱۴ اپریل ۱۹۲۴ء ہونا قرار پایا ہے۔ چیدہ چیدہ بولنے والوں کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ بمضمون کنونشن خود بخود غور طلب و دلکش ہے "**یسوع پر نظر**" کنونشن کی کامیابی آپ کی دعاؤں پر موقوف ہے۔ خود تشریف لائیے اور دوستوں کو بھی ہمراہ لائیے اور اس طرح بہتوں کیلئے فلیس بنجائیے۔ موسم معتدل ہوگا۔ رہائش اور کھانے پینے کا انتظام معقول ہوگا۔ کنونشن کو ابھی سے اپنے خیال میں رکھئے اور دعا کیجئے۔

آپ کے دیدار کا طالب

امرداس۔ کنونشن سکریٹری

ایم۔ ای چرچ رڑکی

مژدہ

مینیجر نور افشاں کی طرف سے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جو خریدار ایک نیا خریدار بنا کر اُس کا پتہ مینیجر نور افشاں کے دفتر میں بھیج دے اور اس کے نام پر کم از کم ایک سال کے لئے نور افشاں جاری کرا دے تو اس کو ایک ماہ تک اخبار مفت دیا جائیگا +

المشتہر

مینیجر نور افشاں

نامہ نگار صاحبان مضمون لکھتے وقت کاغذ کے صرف ایک طرف لکھیں۔ ایڈیٹر

مخزن مسیحی

قدیم مسیحی اخبار رومن میں نئی صورت سے شائع ہوتا ہے عمدہ عمدہ مفید مضامین۔ دلچسپ خبریں قیمت فقط دو روپیہ رکھی سالانہ لیکن جو آسودہ حال ہیں اور خوشی سے دے سکتے ہیں ان کے لئے تین روپیہ۔ اگر کوئی دو روپیہ دینے کی بساط نہیں رکھتے ز ایسا ان یا کسی مشنری صاحب کی سفارش سے ان کو ایک ہی روپیہ میں مخزن مل سکتا ہے اگر کوئی صاحب نمونہ منگوانا چاہتے ہیں تو مہربانی کر کے اپنے خط میں ڈیڑھ آنہ کا ٹکٹ بھی بھیج دیجئے۔ پادری بی بی رائی ایڈیٹر سہارنپور سے خط و کتابت کیجئے۔

سبت سکول کے سبق

یعنے امریکن انٹرنیشنل لیسنس شمالی ہند کے سنڈے کے حکم سے پادری بی بی رائی صاحب ان پر نوٹ اور تشریح وغیرہ تیار کر رہے ہیں۔ رومن اور فارسی دونوں حروف میں شائع ہوتے ہیں قیمت دونوں کی ایک ہی ہے یعنے فی کاپی ۸ر سالانہ۔ اگر پانچ کاپی سے زیادہ منگوائینگے تو آپ سے محصول ڈاک طلب نہیں کیا جائیگا۔ ملنے کا پتہ

پادری بی بی رائی سہارنپور

یونگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

[illegible] سے قائم ہے

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصہ سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۳ء سے لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری میں فی طالب علم پانچ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔

کلاس فیس سرکاری کالج ہے۔ متفرق اخراجات کیلئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالب علم۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جنرل کشا ۱عہ سے ۲عہ تک کرو کودل ۱عہ سے ۲عہ تک۔ مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پُر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اسکے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں سکول کے اُستاد صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے۔ لہٰذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا بہ پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول۔ بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

کرسچن بک سٹور لودھیانہ

اُردو کی پہلی کتاب	۲	رومن پنجابی پرائمر	۱
دوسری	۳	تیوہار	
معدہ جیسر	۴	اسلام میں مسیح	۱
[illegible]		ینابیع القرآن	۳
مسئلہ التخلیق	۲	دمیوں کی اصل	۳
صراط المستقیم	۴	دو سوال	۳

المشتہر

مینیجر کرسچن بک سٹور۔ لودھیانہ